کیا جاسکتا ہے کہ آغاز میں انسان کا مذہب شرک تھا اور نہ یہ کہ وہ توحید پر مبنی تھا۔ ایسے ہی مواقع پر یہ ضرورت پیش آتی ہے کہ وحی کے ذریعہ سے حقیقت اور امر واقعی کا علم ہم کو براہِ راست دیا جائے، اور یہی وہ علم ہے جو قرآن نے ہم کو دیا ہے۔

جنوں سے قرآن کا خطاب کس حیثیت سے ہے؟

سوال: اگر جنوں کو خلافت نہیں دی گئی، اور اس کے باوجود انہیں قرآن پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے، تو وہ قرآن سے فائدہ کیسے اٹھا سکتے ہیں؟ قرآن تو انسان کی خلافتی حیثیت (ASPECT) ہی سے بحث کرتا ہے۔ پھر جنوں کا قرآن پر ایمان لانا اور عمل کرنا کس نوعیت کا ہے؟

جواب۔ یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ قرآن صرف انسانوں کی "خلافتی حیثیت" سے بحث کرتا ہے۔ دراصل قرآن اولاً یہ بتاتا ہے کہ جس مخلوق کو عقل و تمیز دے کر کفر و ایمان، دونوں چیزوں کا اختیار عطا کر دیا گیا ہے اسے اپنے اختیار کا غلط استعمال کر کے کفر کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے بلکہ خود اپنی مرضی سے بندگی کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔ اور پھر وہ اسے تعلیم دیتا ہے کہ بندہ بن کر رہنے کے لیے اس کا طرزِ فکر و طرزِ عمل کیا ہو۔ ثانیاً وہ اس ذی عقل مخلوق کو جسے خلافت بھی دی گئی ہے، اس کے فرائض سے آگاہ کرتا ہے اور اس طرزِ عمل سے منع کرتا ہے جو اس کے مقامِ خلافت کے منافی ہے۔ جنوں کا تعلق اس تعلیم کے صرف پہلے حصے سے ہے، اور انسانوں کا تعلق دونوں حصوں سے۔

وحی اور کشف کا فرق

سوال۔ میں وحی، یعنی وارداتِ نبوت (PROPHETIC EXPERIENCE) اور کشف یعنی وارداتِ تصوف (MYSTIC EXPERIENCE) کا فرق ذرا وضاحت کے ساتھ سمجھنا چاہتا